باب

15

ہمارے سماج میں تکثیریت

ہم پچھلے اسباق میں پڑھ چکے ہیں ہماری زمین جس پر ہم رہتے ہیں وہ مختلف قسم کی ہے اور لوگوں کی زندگی بھی مختلف نوعیت کی ہے۔ یہ تکثیریت نہ صرف مقامات کے درمیان پائی جاتی ہے بلکہ یہ آپ کی جماعت اور محلّہ کے اندر بھی پائی جاتی ہے۔

ہمارے پڑوس میں تکثیریت:

اپنی جماعت کے اطراف دیکھیے۔ کیا کوئی دوسرا بھی آپ کی طرح دکھائی دیتا ہے؟ اس سبق میں آپ پڑھیں گے کہ لوگ کئی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں وہ مختلف علاقائی ثقافتی اور مذہبی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان اختلافات سے ہماری زندگیاں باثروت ہوتی ہیں اور دلچسپ بناتی ہیں۔

یہ مختلف قسم کے لوگ جو مختلف پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں مختلف مذاہب اور تہذیبوں سے جڑے رہتے ہیں وہ ہندوستان کو دلچسپ اور مختلف النوع بناتے ہیں۔

ہماری زندگیوں میں تکثیریت سے کیا اضافہ ہوتا ہے؟ کیا ہندوستان ایسا بن چکا ہے؟ کیا مختلف قسم کے اختلافات تکثیریت کا ایک حصہ بن چکے ہیں؟ ان تصویروں کو دیکھیے۔ آپ کی عمر کے تین بچوں نے ان تصویروں کو اُتارا ہے۔

© SCERT not to be republished

کیا آپ کی تصویریں دوسروں سے ملتی جلتی ہیں۔

اس بات کا امکان ہے کہ آپ کی تصویریں تینوں سے الگ ہوں گی۔ہم میں سے ہر کوئی بے نظیر ہوتا ہے۔ ہر ایک کا تصویر اتارنے کا انداز الگ ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل کی آپ سے متعلق معلومات کی خانہ پری کیجیے۔

1. جب میں باہر جاتا ہوں تو پہننا پسند کرتا ہوں ....
2. میں گھر میں .... زبان میں بات کرتا ہوں۔
3. میرا پسندیدہ کھیل .... ہے۔
4. میں .... کتابیں پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

آپ اپنے استاد کی مدد سے یہ معلوم کیجیے کہ کتنوں کے یکساں جواب ہیں۔کیا کسی کی فہرست آپ کی فہرست سے ٹھیک مشابہت رکھتی ہے۔ غالباً نہیں رکھتی۔ آپ میں سے اکثر کے یکساں جواب ہوں گے۔آپ اُن معلومات کی اساس پر جماعت میں گفتگو کیجیے۔ مثال کے طور پر ایک ہی قسم کی کتابوں کا مطالعہ کون کرتے ہیں؟ آپ کے پڑوس میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں؟ اس سے آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ کئی طرح سے آپ کے ہم جماعتوں کی طرح ہوں گے اور کون سے بعض معاملات میں مختلف ہوں گے۔

دوست بنانا

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جو آپ سے بالکل مختلف ہے اُسے آپ اپنا دوست آسانی سے بنا سکتے ہیں؟ ذیل کی کہانی پڑھیے:

سمن کی ماں مادنا پلی کے مصروف موڑ پر ترکاری کی ایک دکان چلاتی ہے۔سمن دکان میں اپنی ماں کی مدد کرتا ہے اور اُسے ''ترکاری والے سمن'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ایک دن اُسی عمر کا ایک لڑکا سائیکل چلاتا ہوا آیا اور دکان پر رُک گیا۔ترکاری والے سمن نے پوچھا ''کیا چاہیے؟'' لڑکا اسکول کے یونیفارم میں تھا اور کہا ''Lady's Finger half KG یعنی بھینڈی آدھا کیلو'' لڑکے نے سر ہلا دیا۔ اُس نے ترکاری لی پیسے ادا کیے اور اپنی سائیکل پر روانہ ہوگیا۔

شکل 15.1 سمن ترکاری کی دُکان پر

وہ لڑکا دوسرے دن دوبارہ ترکاری کی دُکان پر آیا۔ ترکاری کا سمن اُسے دیکھ کر مسکرایا اور پوچھا **''بھیا کیا چاہیے؟''** اسکول کا لڑکا جواب میں مسکرایا اور پوچھا ''تمہارے ہاں کیا ترکاریاں ہیں؟'' ''**کدو' ترائی' بھینڈی' ٹماٹر' آلو' پیاز**'' ہے سمن نے کہا۔ اسکول کے لڑکے نے پوچھا ''کیا تمہیں تلگو نہیں آتی؟'' ''تم کہاں کے رہنے والے ہو؟'' ''**ہم بہار کے ہیں میں گھر میں ہندی بولتا ہوں۔ میں تلگو تھوڑی تھوڑی جانتا ہوں**'' اسکول کے لڑکے نے پوچھا ''تمہارا نام کیا ہے؟'' ترکاری کے سمن نے کہا ''میرا نام سمن ہے'' لوگ مجھے ''ترکاری والا سمن'' کہتے ہیں۔'' ''اوہ'' میرا نام بھی سمن ہے'' اسکول کے لڑکے نے کہا اور سمن سے ہاتھ ملایا۔اُس کے بعد دونوں دوست ہوگئے۔ جب لڑکے اتوار کے دن کرکٹ کھیلتے ہیں طالب علم سمن' ترکاری کے سمن کو اُن کے ساتھ کھیلنے کی دعوت دیتا ہے۔ ترکاری والا سمن اچھا

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

فیلڈنگ کرتا ہے۔ وہ ازراہِ مذاق کہتا ہے کہ وہ کرکٹ کی مشق کرتے ہوئے ترکاریوں کو زمین پر ذرا بھی گرنے نہیں دیتا۔

چند ہفتوں کے بعد جب طالب علم سمن ترکاری والے سمن سے ملا تو اسے بہت بے چین دیکھا۔ اُس نے پوچھا ''کیا ہوا؟''، ''بلدیہ کے لوگ اس جگہ کو خالی کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں کیوں کہ یہ دراندازی ہے۔ وہ ہمیں بڑے بازار میں چلے جانے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ ہم بہت غریب ہیں اور اتنا زیادہ کرایہ ادا نہیں کر سکتے۔ مجھے نہیں معلوم کہ اب ہم کہاں جائیں گے۔'' طالب علم سمن فکرمند ہوتے ہوئے گھر واپس ہوا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کس طرح اپنے دوست کی مدد کرے گا۔ دو دن کے بعد جب وہ ترکاری خریدنے گیا تو وہاں پر دکان نہیں تھی۔ اُسے بتایا گیا کہ بلدیہ نے دراندازی کے تمام مقامات کو صاف کر دیا ہے۔ طالب علم سمن غمگین ہو گیا۔

دونوں سمن میں کئی اختلافات تھے۔ اُن کی مادری زبان، اُن کی ریاستیں، کام اور ان کی زندگی کے مواقع مختلف تھے۔ اس کے باوجود وہ دوست ہو گئے۔

- کیا آپ دونوں کے اختلافات کو بیان کر سکتے ہیں؟
- بہار کے لوگوں کے تہواروں یا دوسری ریاست اور ان کی غذاؤں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
- آپ نے کونسے تہواروں کا مشاہدہ کیا ہے اور طالب علم سمن کس قسم کا کھانا کھاتا ہے۔
- وہ کس قسم کے گھر میں رہتے ہیں۔
- آپ دیکھے ہوں گے کہ دونوں میں اور بھی اختلافات ہیں۔

- ترکاری والا سمن اسکول نہیں جاتا۔ وہ ترکاری فروخت کرتا ہے۔ وہ اسکول کیوں نہیں جاتا آپ کی کیا رائے ہے؟
- اگر وہ اسکول جانا چاہے تو اُسے کس قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا؟

ترکاری والے سمن کو اسکول جانے کا موقع نہیں ملا۔ آپ دیکھ چکے ہوں گے کہ اُس علاقے میں رہنے والے بہت سے لوگ نہایت غریب ہیں۔ اُن کے پاس کھانے اور پہننے کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔ اُن کے رہنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ اب یہ فرق اتنا نہیں ہے چنانچہ ابتدا میں ہم دیکھ چکے ہیں۔ یہاں ہم فرق کے بارے میں نہیں عدم۔ مساوات کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ جب کسی فرد کے پاس وسائل اور مواقع نہیں ہوتے جو دوسرے اشخاص کے پاس ہوتے ہیں تو عدم۔ مساوات پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگ غربت کی وجہ سے مواقع جیسے تعلیم اور اچھی صحت سے محروم رہتے ہیں۔

ہندوستان میں تکثیریت

ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں مختلف صلاحیتوں، زبانوں، ثقافتوں، مذاہب وغیرہ سے تعلق رکھنے والے افراد بھی مل جل کر رہتے ہیں۔ ایسی تکثیریت سے زندگی باثروت اور مختلف ہوتی ہے۔ ہندوستان میں 28 ریاستیں ہیں۔ ہر ریاست میں اُس کی اپنی زبان، ثقافت اور غذائیں وغیرہ مخصوص ہوتی ہیں۔ ایک ریاست کے اندر بھی ہم لوگوں کی مختلف زبانیں بولتے ہوئے، مختلف مذاہب کو مانتے ہوئے، مختلف قسم کے کھانوں کو کھاتے ہوئے، مختلف قسم کے تہواروں، عیدین کو مناتے ہوئے اور ہمہ قسم کے کپڑے پہنتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ لوگ بتدریج ایک دوسرے کے لباس، غذاؤں، تہواروں،

© SCERT not to be republished

زبان اور مذہبی تصورات کو اپنانے لگتے ہیں۔اس سے ہر فرد کی زندگی باثروت اور زیادہ تکثیری ہونے لگتی ہے۔ آپ اس نوع کی مثالیں اپنے پڑوس سے دے سکتے ہیں۔

- ایسی غذا وغیرہ کی فہرست بنائے جن کا استعمال آپ موجودہ دور میں کر رہے ہیں لیکن آپ کے دادادادی نے ان چیزوں کو استعمال نہیں کیا ہوگا۔

اشیاء	وہ کہاں سے آتی ہیں؟
غذا	
لباس	
کھیل	
عیدین	

اب ہم یہ دیکھیں گے کہ اس نوع کی تکثیریت کس طرح رونما ہوتی ہے۔مثالیں دور دراز ریاستوں سے دی جاتی ہیں۔

تکثیریت کیسے رونما ہوتی ہے؟

ہر دور میں لوگ نئی زمینوں کی تلاش میں سرگرداں رہے اور نئے مقامات پر قیام پذیر ہوتے رہے۔ بعض اوقات وہ تجارت کی غرض سے سفر کرتے رہے۔ بعض اوقات وہ سیلابوں، قحط سالی، بیماریوں کی وجہ سے اپنے گھروں کو چھوڑتے رہے۔ بعض لوگ جنگوں اور معرکہ آرائیوں کے سبب سفر کرتے رہے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی زبانیں، مذاہب اور تہذیبوں کو نئے مقام پر لاتے رہے اور وہ نئے مقام پر بھی اُن پر کاربند رہے۔ بتدریج وہ اُس علاقے کے باشندوں میں خلط ملط ہوتے رہے۔ مقامی لوگوں کی بہت سی چیزوں کو اپناتے رہے اور اپنی بہت سی چیزوں کا درس اُنہیں دیتے رہے۔ ذیل کے حصے میں ہم مشاہدہ کریں گے کہ مختلف مقامات پر رہنے والوں کی زندگی تکثیریت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہی۔

- ہندوستان کے نقشے کو دیکھیے جس میں ریاستوں اور مرکزی علاقوں کو بارہویں سبق میں دکھایا گیا ہے۔ آندھرا پردیش، راجستھان اور سکم کی ریاستوں کی شناخت کیجیے۔

تھار کا ریگستان:

یہ ریگستان ہندو پاک کی سرحد پر واقع ہے۔اس کا ایک بہت بڑا حصہ ریاست راجستھان کے مارواڑ کے علاقے میں ہے۔ اس مقام پر بہت کم بارش ہوتی ہے۔ وہاں بڑی دریائیں نہیں ہیں۔ اس کی وجہ سے بہت کم درخت ہیں اور چند ایک فصلیں ہوتی ہیں۔ وہاں صرف گھانس ہوتی ہے۔ یہاں کے لوگ بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کو چراتے ہیں۔اُن پر انحصار کرتے ہیں۔وہ بارش کے پانی کو جمع کرنے میں احتیاط سے کام لیتے ہیں۔

مویشیوں اور انسانوں کے علاوہ زراعت کے لیے پانی محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عام طور پر چرواہے اپنے جانوروں کے ساتھ کئی ریاستوں (راجستھان، ہریانہ، پنجاب، اترپردیش، مدھیہ پردیش مہاراشٹرا اور گجرات) کا دورہ کرتے ہیں اور بارش کے موسم سے پہلے واپس لوٹ آتے ہیں۔وہ بکریوں اور بھیڑوں کی اون فروخت کرتے ہوئے اپنی گذر بسر کرتے ہیں۔

شکل 15.2 تھار کا ریگستان

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

شکل 15.3 جیسلمر کا قلعہ

© SCERT not to be republished

بہت سے سوداگر ایران اور افغانستان سے آتے ہیں۔ یا اُن ممالک کو جاتے ہیں تو وہ اس ریگستان سے گذرتے ہیں۔ وہ مناسب مقامات پر آرام کرنے کے لیے ٹھہرتے ہیں۔ یہ مقامات آہستہ آہستہ اہم شہروں جیسے جیسلمر، بیکانیر، جودھ پور میں تبدیل ہوگئے۔ بہت سے زائرین گجرات میں واقع دوارکا یا عربستان کے مکہ یا مدینہ یا اجمیر اور پشکر تالاب کو اس علاقے سے ہوتے ہوئے جاتے ہیں۔ ان کے ہمراہ تاجر بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح صدیوں سے کئی مذاہب کے لوگ جیسے بوہرہ، سنی، شیعہ مسلمان، جین مت کے پیرو، شیوہ، ویشنو اور سکھ انہیں شہروں میں قیام پذیر ہوگئے۔ اسی طرح ان علاقوں سے بہت سے مارواڑ کے تاجر سارے ہندوستان میں پھیل گئے اور کئی مقامات پر سکونت پذیر ہوگئے۔ پچاس برس پہلے ایک بڑی نہر تہار ریگستان میں پانی لانے کے لیے پنجاب کی دریاؤں سے بنائی گئی۔ نہروں کے ساتھ نئے اور خوشحال دیہات وجود میں آئے۔ بہت سے لوگ پنجاب اور ہریانہ سے آکر ان نئے دیہاتوں میں قیام پذیر ہوگئے۔

ابتداء میں لوگ باجرہ کی روٹی اور سبز چنے یا کالے چنوں کے ساتھ کھاتے رہے۔ ترکاریاں جو درختوں اور خاردار جھاڑیوں میں ہوتی تھیں انہیں بھی استعمال کرتے رہے۔ انہیں خشک کر کے سال بھر کھایا جاتا تھا۔ آج آپ کو ہر قسم کی غذائیں جیسے اڈلی، سانبر، پیزا اور آئسکریم بھی مل جاتی ہے۔

اس علاقے کے مویشی بھی بہت اچھا دودھ دیتے ہیں اور مارواڑی تاجر جو بنگال گئے وہ اس سے لذیذ شیرنی بناتے ہیں۔ اب یہ مٹھائیاں اس ریگستانی علاقے میں بھی بنائی جاتی ہیں۔ خاص طور پر بیکانیر میں جو اپنی مٹھائیوں کے لیے بہت شہرت رکھتا ہے۔

وہ تمام لوگ جو تہار کو آئے تھے وہ نئے ہنر اور نیا طرز لباس اور غذائی چیزیں اپنے ساتھ لائے۔ آج ہزارہا سیاح ساری دنیا سے تہار ریگستان کی تکثیریت سے لطف اندوز ہونے آتے ہیں۔

سکم

سکم ایک چھوٹی سی ریاست ہے جو ہمالہ کی پہاڑیوں کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔ ہمالہ کی سب سے اونچی چوٹی کنچن جنگا سکم میں واقع ہے۔ اس علاقے میں وادیاں، پہاڑیاں، برفیلے تالاب اور گھنے جنگلات ہیں۔ یہ سال بھر سرد رہتا ہے اور موسم سرما میں یہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ یہاں مانسون میں زبردست بارش ہوتی ہے اور اسی

وادی سے کئی دریائیں بہتی ہیں۔لوگ مکئی' دھان' گیہوں' الائچی' ادرک وغیرہ کی فصلیں اُگاتے ہیں ۔ پہاڑیوں کی ڈھلان کو کاٹ کر سیڑھیاں بنائی جاتی ہیں۔ وہاں چائے اور سنتروں کے باغات بھی ہوتے ہیں۔لوگ مویشیوں کی پرورش بھی کرتے ہیں ۔ ایک جانور یاک (Yak) سے گوشت' چمڑا اور دودھ بھی حاصل کیا جاتا ہے۔

شکل 15.4 کنچن جنگا

سکم' ہندوستان' نیپال، بھوٹان، تبت (چین) کی سرحد پر واقع ہے۔ان تمام علاقوں کے لوگ یہاں فروکش ہوگئے ہیں۔ان میں چند نیپالی' تبّتی اور بھوٹانی ہیں۔سکم میں تقریباً گیارہ زبانے بولی جاتی ہیں ۔ وہ تبت کے لاما سے قریبی تعلقات رکھتے ہیں۔جس نے اس علاقے میں بدھ مت کو روشناس کیا۔انہوں نے سکم میں کئی خوبصورت خانقاہیں تعمیر کیں۔

سکم 1975ء تک ایک آزاد ملک تھا۔اُس پر 6 گیالس بادشاہ حکومت کرتے تھے۔اُس سال سکم ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا اور ایک جمہوری حکومت قائم کی گئی۔

تھار اور سکم دونوں ہندوستان میں ہیں ۔ تھار ایک ریگستانی علاقہ ہے۔سکم ہمالہ میں واقع ہے۔مختلف النوع ثقافتوں کے اثرات ماضی ہی کا حصہ نہیں ہیں۔ہماری موجودہ زندگیوں میں بھی کام کے لیے لوگ ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل ہوتے ہیں ۔ ہر منتقلی سے ہماری ثقافتی روایتیں اور طرز زندگی بتدریج نئے مقام کا حصہ بن جاتی ہے جہاں ہم رہتے ہیں۔اس طرح ہمارے پڑوس میں ہم مختلف کمیونٹیوں کے افراد کے درمیان میں رہتے ہیں۔ ہماری روز مرہ زندگی میں ہم مل جل کر کام کرتے ہیں۔روایتیں' رسم و رواج ہماری زندگی کے عمل کا حصہ بن جاتی ہیں۔

شکل 15.5 رمٹک خانقاہ

کثرت میں وحدت

یہ کیسے ممکن ہوا کہ مختلف قسم کے لوگ ہمارے ملک کی تشکیل کے لیے ایک جگہ اکٹھا ہوگئے ۔ ہندوستانی عوام کا یہ اتحاد برطانوی نوآبادیاتی حکومت کے خلاف مشترکہ جدوجہد رہا۔اس جدوجہد کو قومی تحریک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

انگریزوں نے ہندوستان پر حکومت کی ۔ مختلف ثقافتوں' مذاہب اور علاقائی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد (مرد وزن) انگریزوں کی مخالفت میں یکجا ہوگئے۔آندھراپردیش کی چیرالا پیرالا جدوجہد ایک مثال ہے۔

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

چیرالا پیرالا تحریک کے بارے میں پڑھیے اور جماعت میں بحث کیجیے۔

چیرالا پیرالا تحریک

چیرالا پیرالا دو گاؤں ہیں جو آج پرکاشم ضلع میں واقع ہیں۔ انگریزوں نے انہیں 1920ء میں ایک دوسرے میں ضم کردیا اور ایک بلدیہ کی تشکیل کی۔ اس انضمام کی وجہ سے لوگوں کو چالیس ہزار روپے ٹیکس کی صورت میں ادا کرنا پڑ رہا تھا جبکہ ابتدا میں یہ صرف چار ہزار روپے ادا کرتے تھے۔ جب وہ چیرالا میں تھے۔ مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے عوام جیسے بنکر، کسان، ہنرمندوں نے حکومت سے نمائندگی کی اور سابقہ موقف برقرار رکھنے کی گذارش کی۔ لیکن حکومت نے اس درخواست کو نظرانداز کردیا۔ مقامی قائد دگی رالا گوپال کرشنا نے ایک عدم۔تعاون تحریک کا آغاز کیا اور لوگوں سے ٹیکس ادا نہ کرنے کے لیے کہا۔ انہوں نے ایک رضا کار تنظیم راما ڈنڈو قائم کی۔ انہوں نے گاندھی جی کو چیرالا آنے کی دعوت دی۔ اُن کی دعوت قبول کرتے ہوئے گاندھی جی نے چیرالا کا دورہ کیا اور کہا کہ جب لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ دیں گے تو وہاں کوئی بلدیہ نہیں رہے گی۔

ان دیہاتوں کے لوگوں نے اپنے مکانات کو خالی کردیا اور گاؤں کے باہر رہنے لگا۔ وہاں اُنہوں نے ایک نئے شہر کو بسایا اور اس کا نام رام نگر رکھا۔ وہ جھلسا دینے والی دھوپ اور شدید بارشوں میں مصیبتیں سہتے رہے لیکن وہ متحد رہے۔

مندرجہ ذیل حب الوطنی کا نغمہ سریلی آواز میں سنائیے اور جماعت میں گفتگو کیجیے بعد میں اس کے معنی و مفہوم کو اخذ کیجیے۔ اگرچہ کہ ہندوستان میں تکثیریت ہے لیکن اس میں وحدت ہے۔

زبانیں الگ ہوں گی۔
جذبہ ایک ہی ہے
ریاستیں الگ ہوں گی
مملکت ایک ہی ہے
سارے مذاہب الگ ہوں گے
دل ایک ہے
مسلک الگ ہوں گے
مذہب ایک ہی ہے
اس سرحد میں تمام سرحدیں پیدا ہوئی ہیں
خواہشیں پوری نہیں ہوئی ہیں ماں
پھر بھی
سارا ملک ایک ہی ہے
لباس، عزیز و اقارب
الگ ہوتے ہوئے بھی ہندوستانی ہیں
گناہوں کو دھونے والی دریائیں
یہ خیر و برکت کی دھرتی ہے
مذہب اور سارے مذاہب
کا علم ہے
ہمارے ملک کی عزت و ناموس کو
باقی رکھ
اے میرے بھائی ٹھہر جا۔

کلیدی الفاظ

کثرت	قحط سالی
ریگستان	لاما
نوآبادیاتی	حب الوطنی
ثقافت	ٹیکس

© SCERT not to be republished

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. دومثالیں دیجیے جن سے آپ کے پڑوس کی تکثیریت کا اظہار ہوتا ہے۔
2. ایک جدول بنایئے جس میں مختلف مذاہب کے یکساں نکات کو پیش کیا جائے جن سے اتحاد نمایاں ہوتا ہے۔
3. آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ قومی کھیلوں کے انعقاد سے کثرت میں وحدت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔
4. تہواروں کی ایک فہرست تیار کیجیے جو آپ کے محلے میں منائے جاتے ہیں۔ ان تہواروں میں مختلف علاقوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے حصہ لیتے ہیں۔
5. ہندوستان میں تکثیریت کی شاندار میراث کے ساتھ رہنے سے آپ کی زندگی میں توانائی پیدا ہوتی ہے۔
6. ہندوستان کے دوسرے علاقے کا انتخاب کیجیے۔ تاریخی و جغرافیائی عناصر کا مطالعہ کیجیے جو تکثیریت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ تاریخی اور جغرافیائی عناصر کس طرح ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ وضاحت کیجیے۔
7. تصویریں جمع کیجیے اور مختلف مقامات سے تعلق رکھنے والے مجاہدین آزادی کے کارناموں کا احاطہ کرتے ہوئے اُن کی سوانح عمری پر ایک کتاب تیار کیجیے۔
8. ایک ورقیہ میں ہندوستان کی تکثیریت میں وحدت سے متعلق تصویروں کو اُتاریئے۔
9. مندرجہ ذیل جدول کی خانہ پری کیجیے۔

سلسلہ نشان	اشیا	خود	دوست (تذکیر)	دوست (تانیث) ....
.1	غذا			
.2	لباس			
.3	مکان			
.4	مادری زبان			
.5	مذہب			
.6	تہوار			
.7	دیگر			

- ساری جماعت کو جدول مکمل کرنے کے بعد استاد طلبا کی اکثریت کے خیالات کو بلاک بورڈ پر لکھے۔
- ہر نکتہ کی اہمیت پر بحث کیجیے اور جانچ کیجیے کہ اکثریت کا خیال صحیح ہے یا نہیں۔ مثالوں کے ذریعہ بحث کیجیے۔

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے